REGD No P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

فقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۷

شمارہ ۱۶

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ ۔/۶ روپے
ششماہی ۔/۴ روپے
ممالک غیر ۔/۸ روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۱۸ ۱۱/ رجنوری ۱۹۶۸ء | ۱۷ ۱۱/ شوال ۱۳۸۷ھ | ۱۸ ۱۱/ صلح ۱۳۴۷ ہش

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶ر جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۹ر جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۱۶ر جنوری محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

• ۔۔۔ مورخہ ۹ر جنوری کو ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کے لئے قادیان اور بھارت کے دیگر مقامات سے تقریباً ۳۲۰ افراد پر مشتمل قافلہ روانہ ہوا۔ انشاء اللہ ۱۸ر کو واپسی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس لائے۔ اور جلسہ میں شمولیت اور حضرت امام ہمام کی صحبت کی برکات سے سب کو وافر حصہ دے۔ آمین۔

قادیان میں رمضان کا پروگرام اور عید الفطر کی مبارک تقریب

رمضان شریف کا مہینہ اپنی برکتوں کے ساتھ آیا اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے بادل برساتا ہوا بیت گیا۔ ہر شخص نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس کی برکات سے حصہ لیا۔ اور جس نے سستی کی اور اس کی قدر و قیمت کو نہ پہچانا موقعہ ہاتھ سے نکل جانے پر سوائے حسرت کے اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ قادیان میں حسب سابق امسال بھی رمضان شریف کا خاص پروگرام جاری رہا۔ اجتماعی طور پر رات کے وقت نماز تراویح میں ہر دو مرکزی مساجد کے اندر احباب کو قرآن کریم سننے کا موقع ملا۔ اور دن کے وقت نماز ظہر سے نماز عصر تک مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس جاری رہا جس میں سلسلہ کے علماء نے باری باری مقررہ حصوں کے معانی اور وقت کی رعایت سے اس کے مطالب بیان کئے۔ صبح کی نماز کے بعد دونوں مساجد میں حدیث شریف کا درس ہوتا رہا۔

آخری عشرہ مبارکہ شروع ہوتے ہی سنت نبوی کی اقتداء میں سولہ خوش نصیب احباب کو اعتکاف کرنے کی سعادت ملی۔ ان دوستوں نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اور احمدیت کی ترقی اور روحانی سربلندی حضرت امام ہمام کی مقاصد عالیہ میں کامیابی، مبلغین کرام کی کامیابی کے لئے اجتماعی اور انفرادی دعائیں کیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے۔

۲۰ر روزے حسب سابق درس القرآن کے اختتام پر اجتماعی دعا کا پروگرام تھا۔ آخری دس پاروں کا درس محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب نے دیا تھا۔ اس روز کے لئے آخری پارہ کی صرف چند سورتوں کا درس باقی تھا۔ اس لئے عصر کی نماز ۱/۲ ۴ بجے سے پہلے مولوی صاحب نے باقی ماندہ درس مکمل کیا۔ آخری تین سورتوں کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب سے درس دینے کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ آپ نے مغربی اقوام کی ترقی ان کی مذہب اور امن عالم کے منافی کارروائیوں کا مختصراً مگر جامع الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے پرفتن زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان آخری سورتوں کے ذریعہ جامع دعائیں سکھائی ہیں۔

آخر میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے اپنی مختصر تقریر میں رمضان میں قرآن کریم کے متعدد دور کرنے اور انفرادی اور اجتماعی عبادات کا ذکر کرتے ہوئے نماز تراویح میں قرآن کریم کا درس دینے والوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور احباب کو قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلائی آخر میں آپ نے فرمایا کہ اسلام و احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی، مبلغین حضرات کی نصرت و تائید اور تمام حاجت مندوں کی حاجت براری، بیماری سے شفایابی کے لئے احباب دعا کریں۔

اس کے بعد آپ نے ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جو غروب آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے تک جاری رہی۔

رات کو شوال کا چاند نظر آ گیا اس لئے مورخہ ۱/۲ ۲ کو عید الفطر کی تقریب سعید مسجد اقصیٰ میں منائی جانے کا اعلان ہوا۔ تمام احباب جماعت وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱/۲ ۹ بجے مسنون طریق پر پہلے عید الفطر کا دوگانہ پڑھایا۔ بعدہٗ ایک پُرلطف خطبہ دیا جس میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدے کے دو شعر ؎

تَرَامُ دُوَيْدَكَ وَأُمَّةٌ قَدْ أُخْبِرَتْ
مِنْ ذَالِكَ الْبَدْرِ الَّذِي أَصْبَانِي
يَبْكُوْنَ مِنْ ذِكْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً
وَتَأَلُّمًا مِنْ لَوْعَةِ الْهِجْرَانِ

پڑھ کر واضح کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوہ کا مشاہدہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا مگر ساتھ ہی حضور پُرنور کا ذکر ایسے رنگ میں اس انداز سے بعد میں آنے والوں تک پہنچایا کہ آج چودہ صدیوں کے چاند کی چاندنی انسان کو اپنا گرویدہ بنا رہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ۱۴ سو سال گذر جانے کے باوجود اس محسن کا خیال کر کے اور آپ کے احسانات کے ذکر سے بےساختہ آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا عید کے موقعہ پر خدا کا حکم ہے کہ ہم خوشی منائیں اور حسب توفیق اچھے اچھے کھانے پکائیں اور اچھے لباس پہنیں اور اس طرح عملی رنگ میں خوشی کا اظہار کریں۔ صحابہ کرام کے عملی نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مسلمان جب دوسرے سے ملتا تو "عید مبارک" کہنے کی بجائے وہ سب درود شریف پڑھتے جو ان کے دلی جذبات کا بہترین اظہار ہوتا کہ ہم لوگ جو مختلف علاقوں کے بسنے والے اور مختلف خاندان سے تعلق رکھنے والے ہیں اور مختلف زبانیں بولنے والے ہیں ان سب کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔

رمضان کے بعد عید کے ذکر میں آپ نے فرمایا کہ مومن کی حالت اس طالب علم کی سی ہے جو امتحان کے پرچے کر چکتا ہے مگر ابھی نتیجہ اس پر ظاہر نہیں ہوا۔ بےشک وہ کسی حد تک جانتا ہے کہ پرچے کیسے ہوئے۔ پھر بھی جب تک نتیجہ نہ نکلے ایک کھٹکا سا دامنگیر رہتا ہے۔ یہی حالت ایک مومن کی ہوتی ہے جس نے رمضان کے روزے پورے رکھے اور اب عید کے روز اپنے خدا کی رحمت سے فضلوں کا امیدوار بھی ہے لیکن ساتھ خوف بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ اصل نتیجہ تو قیامت کے دن ہی اس پر ظاہر ہونا ہے۔ سوائے ان خاص بندگان الٰہی کے جن کو خدا تعالیٰ اسی دنیا میں بتا دیتا ہے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ایک سچے مسلمان اور مخلص احمدی کی حقیقی عید کا دن وہی ہے جب ہمارے خالق کی توحید دنیا میں قائم ہو جائے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت کے ساتھ لیا جانے لگے۔ اس وقت کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو جو قسم کی جانی اور مالی قربانیاں دینا پڑیں دیتے چلے جانا چاہیئے۔ اور اپنے اعمال کا ہر دم جائزہ لیتے رہنا چاہیئے تا جب ہمارا آخری وقت آئے

(باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبہ جمعہ

اس وقت انسانیت اتنی بڑی تباہی کے کنارے کھڑی ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی

رمضان کے آخری عشرہ میں خصوصیت سے یہ دعا کرو کہ الٰہی دنیا کو اس تباہی سے بچا اور اس کی ہدایت کے سامان پیدا فرما

اپنے دنوں کو بھی اور اپنی راتوں کو بھی انتہائی عاجزی کے ساتھ دعاؤں میں بسر کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج جمعہ ہے اور جمعہ کے متعلق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اجابت دعا کی خاص گھڑیاں بھی ہوتی ہیں۔ جسے وہ گھڑیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر آجائیں اور اسے خلوص نیت اور عاجزی سے دعا کرنے کی توفیق ملے تو اللہ تعالیٰ دوسرے وقتوں کی نسبت دعا زیادہ قبول کرتا ہے۔

اسی طرح

رمضان کا آخری عشرہ

بھی آرہا ہے بلکہ سمجھیں کہ آ ہی گیا ہے۔ ان آخری دنوں کے متعلق بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ اس عشرہ میں مسلمان کو اس رات کی تلاش کرنی چاہیئے۔ تقدیر کی جس رات میں ان کی دعائیں قبول ہوں اور اسلام کے حق میں دنیا کی تقدیریں بدل دی جائیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رمضان کا آخری عشرہ آتا شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ یعنی آپ پورے طور پر مستعد ہو جاتے اور دعاؤں اور عبادت کے لئے کمر کس لیتے۔ اَحْيَا لَيْلَهُ اس کے متعلق شرح کرمانی میں ہے:۔

فِيْهِ وَجْهَانِ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَاجِعٌ إِلَى الْعَابِدِ لِأَنَّهُ إِذَا تَرَكَ النَّوْمَ الَّذِي هُوَ أَخُو الْمَوْتِ لِلْعِبَادَةِ فَكَأَنَّهُ أَحْيَا نَفْسَهُ وَثَانِيْهِمَا أَنَّهُ عَائِدٌ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنَّ لَيْلَهُ لَمَّا جَاءَ فِيْهِ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهُ بِالطَّاعَةِ۔ (جلد ۹ صفحہ ۱۴۲)

یعنی اَحْيَا لَيْلَهُ کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنت کی اتباع میں وہ جو سچی محبت رکھتے ہیں رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں کو زندہ کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دعاؤں میں راتیں خرچ کرنے کے نتیجہ میں وہ رات کو زندہ کرتے ہیں اور دوسرے معنی اس کے یہ ہیں کہ

رات کی عبادتوں کے نتیجہ میں

انسان کا نفس حقیقی زندگی اور حیات کو حاصل کرتا ہے۔ ظاہری طور پر جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے نیند جو کہ موت کی سی کیفیت اپنے اندر رکھتی ہے جب اسے انسان چھوڑتا ہے۔ اور بیدار رہ کر عبادت میں وقت گزارتا ہے۔ تو گویا اس نے اپنے نفس کو زندہ کیا لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے اَحْيَا لَيْلَهُ۔ وہ اپنے نفس کو زندہ کرتا ہے یعنی ایک عبادت کرنے والا عبادت اور دعا کے ذریعہ سے اپنے نفس کو زندہ کرتا۔ اور اس کی حیات اور بقاء کے سامان پیدا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس نے نیند ترک کی۔ اور اپنی زندگی کے چند لمحات سونے کی بجائے جاگنے میں خرچ کر دیئے۔ اس کے حقیقی معنے یہی ہیں کہ انسان کی زندگی اور اس کی بقاء کا انحصار اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید پر ہے۔ جسے انسان دعاؤں کے نتیجہ میں حاصل کرتا ہے۔ غرض یہ

دعاؤں کے دن اور دعاؤں کی راتیں

ہیں جن میں ہم داخل ہونے والے ہیں۔ اسی طرح آج جمعہ کا دن بھی خصوصاً دعا کا دن ہے۔ میں تو نہیں کہتا کہ آپ اپنے لئے یا اپنوں کے لئے دعا نہ کریں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یہ اسوہ ہمیں پہنچا ہے کہ زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی رحمت پر منحصر ہے۔ اس کی رحمت کے بغیر ہم ایک سیکنڈ کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتے اور ہماری کوئی ضرورت بڑی ہو یا چھوٹی اس کے فضل کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ بڑی چیزوں کو تو چھوڑو۔ جوتی کا ایک تسمہ بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اپنے لئے بھی ضرور دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بغیر دراصل زندگی کوئی زندگی نہیں۔ نیز جماعت کے لئے بھی دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہی کیوں نہ رہتے ہوں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور ان پر اپنا خاص فضل کرے اور پیار کی نگاہ ہمیشہ ان پر رکھے۔ اور وہ ہر احمدی کو (وہ جہاں بھی ہو) یہ توفیق دیتا چلا جائے کہ وہ ایسے اعمال بجا لائے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں محبوب ہوں اور اندرونی اور بیرونی فتنوں سے وہ بچائے جائیں۔ اور دشمن کا ہر وار اسی پر الٹا دیا جائے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی حفاظت میں اور اس کی پناہ میں اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں اور ہمیں اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس مقصد کو حاصل کرنے والا ہو جس مقصد کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ دعا تو ضرور کرنی چاہیئے اور ہمیشہ کرتے رہنا چاہیئے۔ لیکن

ایک خاص دعا

کی طرف میں اپنے دوستوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس وقت بنی نوع انسان اپنے پیدا کرنے والے مہربان رب کو بھول چکے ہیں۔ اور ہر قسم کا فساد انہوں نے دنیا میں پیدا کر دیا ہے۔ وہ اپنے رب کو شناخت ہی نہیں کرتے۔ یا دہریہ ہو چکے ہیں۔ اور کسی رب کو مانتے ہی نہیں۔ یا گنہگار حوا کے پیٹ سے پیدا ہونے والے کو خدا سمجھنے لگ گئے ہیں۔ یا شرک کی اور راہوں کو وہ اختیار کرنے لگے ہیں۔ خدائے واحد و یگانہ اور قادر و توانا کی طرف وہ متوجہ نہیں ہو رہے اور اس سے سارے رشتے اور تعلق انہوں نے قطع کر لئے ہیں۔ غرض اس وقت انسانیت ایک نہایت ہی نازک دور سے گذر رہی ہے۔ اس قدر فساد دنیا میں پیدا ہو چکا ہے کہ انسانی تاریخ میں ایسا فساد اس دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا اور اتنی بڑی تباہی انسان کے سامنے کھڑی ہے کہ اس سے پہلے اتنی بڑی تباہی کا اس نے کبھی سامنا نہیں کیا۔ یہ بات تو اپنی جگہ صحیح ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ جو نیک فطرت رکھتے ہیں انہیں اس تباہی سے بچائے اور اسلام کی زندگی سے انہیں زندہ کرے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ تلے انہیں لا کر اکٹھا کر دے۔

غرض ایک طرف ایک نہایت خطرناک تباہی انسان کے سامنے کھڑی ہے۔

اور

ہم پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے

کہ ان کے بچانے کی فکر کریں۔ اور دوسری طرف ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے اگر ہم خلوص نیت کے ساتھ انسان کو اس انتہائی طور پر خطرناک تباہی سے بچانے کی کوشش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری کوشش میں برکت ڈالے گا۔ اور اپنے فضل اور اپنی رحمت سے اسلام کی نجات سے بہتوں کو زندہ کرے گا۔ ہم پر یہ ذمہ داری جو میں نے ابھی بیان کی ہے ڈالی تو گئی لیکن ظاہری اور مادی سامان ہمیں نہیں دیئے گئے۔ ساری دنیا کو زندہ کرنے کی کوشش کوئی معمولی بات نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی۔ آپ کو دنیا میں بھیجنے کا مقصد ہی یہ تھا۔ اس زندہ مذہب سے ایک دنیا کو زندہ کیا جائے۔ جیسا کہ فرمایا

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ... رنگ کی حیثیت سے بھیجا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاعاً بتایا کہ آپ "مظہر الحی" ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت حی کے مظہر اور ہم نے خود کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا۔ پس ہمارے لئے

دو باتیں بڑی ضروری ہیں

ایک یہ کہ ہم خود حقیقی زندگی کو حاصل کرنے والے ہوں اور دوسرے یہ کہ ہم دنیا کو زندہ کرنے والے ہوں کیونکہ اس وقت خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ وہ اپنی صفت حیّ کے جلوے دنیا کو دکھائے اور ایک نئی زندگی انہیں عطا کرے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ظاہری سامان ہمارے پاس نہیں۔ ایک ہی چیز ہمارے پاس ہے ایک ہی ہتھیار ہے جو ہمیں دیا گیا ہے اور وہ ہتھیار بڑا زبردست ہے۔ دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ پس یہ ہتھیار ہے جو ہمیں دیا گیا اور اس کی کیفیت اور ماہیت ہمیں بتائی گئی اور دعا پر ایک یقین ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ اور خدا نے کہا ہے کہ کام گو مشکل ہے لیکن ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ انسانیت اس وقت ایک نازک دور میں سے گزر رہی ہے اور تمہارے سپرد یہ کام کیا جاتا ہے لیکن سامان تمہیں نہیں دوں گا۔ دعا کا ہتھیار تمہیں دیتا ہوں پس تم دعا کے ذریعہ سے دنیا کو کھینچ کر زندگی کے منبع تک لاؤ۔

دعا کے لئے دو باتوں کا پایا جانا ضروری ہے

ایک یہ کہ انسان اس یقین پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام قدرتوں کی مالک ہے۔ اور کوئی بات اس کے لئے انہونی نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ اس کی توفیق اور تائید کے بغیر ہماری کوئی ہستی نہیں۔ ہم لاشئی محض ہیں۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر ہمارے دل میں بنی نوع انسان کی وہ حقیقی محبت پیدا ہو جائے اور ان سے وہ تعلق مودّت و اخوت پیدا ہو جائے جو پیدا ہونا چاہیئے۔ اور اگر ہم یہ محسوس کرنے لگیں کہ بنی نوع آج تباہی کے گڑھے پر کھڑے ہیں۔ اور اگر ہمیں اس بات پر کامل یقین ہو کہ ہمارے پاس ایسے سامان نہیں ہیں کہ ہم ان کو اس تباہی سے بچا سکیں اور اگر ہمیں یہ احساس ہو کہ بنی انسان کو اس تباہی سے بچانا آج ہماری اور

صرف ہماری ذمہ داری ہے

تو ہم ہر دوسری چیز کو بھول کر اس ہتھیار کو ہاتھ میں لیں جو دعا کا ہتھیار ہے۔ اور اپنے رب کے حضور انتہائی عاجزی اور تضرع کے ساتھ جھکیں۔ اور اور اس سے کہیں۔ اے ہمارے پیارے خدا تو نے اس مخلوق کو جو انسان کہلاتی ہے اس لئے پیدا کیا تھا کہ وہ تیری عبادت میں اپنی زندگی کے دن گزاریں۔ اور تیری صفات کے وہ مظہر بنیں لیکن وہ تجھے بھول گئے انہوں نے تیرے احکام کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا انہوں نے ہر رشتہ جو تجھ سے قائم ہونا چاہیئے تھا اس کی طرف توجہ نہیں کی یا قطع کر دیا۔ تیرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس لئے تو اپنے غضب اور قہر کی تجلی سے انہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے ساتھ

تیری رحمانیت بھی جوش میں ہے

اور تو نے ہمارے کمزور کندھوں پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ہم انہیں اسلام کی حیات بخش تعلیم سے نئی زندگی دیں۔ اور نئی روح ان کے اندر پیدا کریں۔ ہمارے پاس سامان نہیں صرف تیری ذات پر ہمارا بھروسہ اور ہمارا توکل ہے پس ہماری دعاؤں کو سن اور ہماری عاجزانہ تضرعات کی طرف متوجہ ہو اور بنی نوع انسان کو قہر کی نگاہ کی بجائے رحمت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر۔ اور ان کے دلوں میں ایک تبدیلی پیدا کر کہ وہ تجھے اور تیرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے لگیں۔

پس ان دنوں میں خاص طور پر بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ جب میں سوچتا ہوں کہ انسان آج کس تباہی کے کنارے کھڑا ہے تو مجھے انتہائی دکھ اور کرب محسوس ہوتا ہے۔ کل بھی جب مجھے یہ خیال آیا کہ میں آپ سے یہ اپیل کروں کہ آپ ان دنوں کو خاص بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے وقف کریں۔ میری طبیعت میں بڑی بے چینی تھی۔ میں سوچتا رہا کہ اتنا پیار کرنے والا ہمارا رب ہے۔ اتنا محبت کرنے والا ہمارا خالق ہے۔ اور پھر بھی ہم سے وہ بھی ہیں جو اسے بھولے جانتے ہیں۔ ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں۔ وہ دنیا کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی خاطر وہ دنیا کی معمولی معمولی عزتوں کے لئے حقیقت آراموں کے لئے اس پیارے کے پیار کی طرف سے غفلت برتتے ہیں۔ اور اس وقت اس قسم کا فساد انسان نے اس دنیا میں پیدا کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ مغضوب بن گیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی رحمت میں وہ وسعت نہ ہوتی جس کا ذکر قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ تو آج سے کہیں قبل اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی انہیں جلا کر خاک کر دیتی مگر

خدا تعالیٰ کی رحمت نے یہ چاہا

کہ وہ انہیں زندگی کی طرف بلاتے۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند کیا کہ وہ ہلاکت کی بجائے نجات کی راہوں پر چلنے والے ہوں۔ اس لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند ہیں۔ اس دنیا میں اس غرض کے لئے بھیجا کہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کر دیں۔ اور جب ہم یہ فقرہ کہتے ہیں کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سارے انسانوں کے دلوں میں اسلام کی روحانی نہر کا حیات بخش پانی جلا دے اور وہ "اسلام" سے زندہ ہو جائیں جہاں تک تعلیم کا فی نفسہ تعلق ہے وہ تو ہمیشہ زندہ ہے۔ یعنی وہ مستقل طور پر حقانیت پر قائم ہے ... بیکسل ہے کوئی تبدیل کر سے یا نہ اس سے اسلامی تعلیم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسلام کو زندہ کرنا ایک محاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے ذریعہ دنیا زندہ کیا جائے۔ آج دنیا مردہ ہو چکی ہے۔ اور دنیا کو زندگی سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ اور یہ ذمہ داری ہمارے اور کسی پر نہیں پس آرام سے نہ بیٹھو خصوصاً ان دنوں میں

اپنے دنوں کو بھی اور راتوں کو بھی اس دعا میں

خرچ کرو۔ اے ہمارے رب۔ ہمارے پیار کرنے والے رب۔ تو جو بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالا ہے ہمیں اپنے فضل سے توفیق دے کہ ہم تیری مرضی کے مطابق نبا ہنے والے ہوں۔ اور بنی نوع انسان تک تیرا حیات بخش پیغام پہنچانے والے ہوں اور اے خدا ہمارے بھائیوں کو ہلاک کرنا بلکہ انہیں توفیق دے کہ وہ تجھے پہچاننے لگیں۔ اور اس تعلیم کی طرف لوٹ آئیں جس کی طرف تو انہیں بلا رہا ہے۔ اس نور سے وہ منور ہوں جس نور سے تو انہیں منور کرنا چاہتا ہے۔ اور اس سے وہ محروم نہ ہوں جو عطر اور جو خوشبو تو نے دنیا میں

اسلام کے ذریعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے بکھیرنا چاہتا ہے پس اپنے لئے اور اپنوں کے لئے دعائیں کرو۔ لیکن خاص طور پر بہت زیادہ دعائیں بنی نوع انسان کے لئے کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے۔ اور اس ہلاکت سے وہ بچائے جائیں جس کے متعلق ہمیں خبر دی گئی ہے کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ (الفضل ...)

خبریں

نئی دہلی ۔ ۱۰ر جنوری ۔ شیخ محمد عبداللہ دہلی کے ایک انگریزی اخبار کے رپورٹر کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے ۔ انہوں نے افسوسناک " قیاس آرائیوں " کا تذکرہ کرتے ہوئے زور دے کر کہا مجھے زیادہ آزادی دیجئے مجھ پر بداعتمادی نہ کیجئے ۔ میں ہندوستان کے وقار سے جس کمینوں کا ہندوستان کی آزادی میری آزادی ہے ۔ میں ہندوستان کے خلاف کس طرح جا سکتا ہوں ۔ یہ بات انہوں نے جذبات بھری آواز میں کہی ۔

انہوں نے کہا میرا ریکارڈ انتہائی صاف ہے میں پاکستان کا دشمن نمبر ایک تھا اور جب پاکستان نے کشمیر کے اس حصہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو میں پہلا تھا کہ [illegible] نے مزاحمت کی تیاری کی ۔

نئی دہلی ۷ر جنوری ۔ شیخ صاحب ۔ مقبول بھائی پٹیل ۔ ہاؤس میں گاندھی راؤنڈ ٹیبل کے زیر اہتمام ایک تقریر کر رہے تھے " تقریر " کا عنوان تھا مستقبل پر میری نظر ۔ شیخ صاحب نے کہا کہ اگر ہندوستان اور پاکستان نے ایک دوسرے کے خلاف دشمنی جاری رکھی تو وہ اپنی خود مختاری کو کھو بیٹھیں گے شیخ صاحب نے کہا کہ ہر وہ حل جو دونوں ملکوں کے درمیان مفاہمت پیدا کرے کشمیر کے لوگوں کو قبول ہوگا ۔

لال بہادر نگر ۱۱ر جنوری ۔ سابق وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کی دوسری برسی کے موقعہ پر لال بہادر نگر میں مسٹر لال بہادر شاستری کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ۔ پنڈال میں ایک اجتماع ہوا جس کی صدارت مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ مسٹر نائک نے کی ۔ اس موقع پر مسز اندرا گاندھی نے اپنی تقریر میں مسٹر شاستری کو امن کا پیغمبر کہا ۔ انہوں نے کہا مسٹر شاستری امن کی علامت تھے انہوں نے پاکستان کے ساتھ اعلان تاشقند پر دستخط کئے ۔ وزیر اعظم نے کہا یہ درست ہے کہ اعلان تاشقند پر پورے طور پر عمل نہیں ہوا ہے لیکن اس کے لئے دوسرا فریق ذمہ دار ہے ۔

لندن ۱۴ر جنوری ۔ اب جبکہ اسرائیل اور عرب ممالک کی سرحدات پر کشیدگی بڑھ رہی ہے تو آنے والے ہفتوں کے دوران زبردست جھڑپوں کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔ جون کی جنگ کے بعد حالت اتنی تشویشناک پہلے کبھی نہیں ہوئی ۔ ایک خطرناک بات یہ ہے کہ نہر سویز پر مصر کی بالادستی کو اسرائیل چیلنج کر سکتا ہے ۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب نہر میں پھنسے ہوئے پندرہ جہازوں کو نکالنے کی کوشش کی جائے گی ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عرب ممالک مقبوضہ علاقوں میں گوریلا کارروائیوں کو شدید کر دینا چاہتے ہیں ۔

روم ۱۵ر جنوری ۔ مغربی سسلی میں آج پھر زلزلہ کے زبردست جھٹکے آئے جن سے بہت سا جانی نقصان ہوا ۔ اور کئی افراد ہلاک ہو گئے ۔ سینکڑوں لوگوں نے رات کھلے آسمان تلے گذاری پولیس کا کہنا ہے کہ کم از کم ۲۲۰ افراد ہلاک ہو گئے ۔

جنیوا ۱۲ر جنوری ۔ اسرائیل اور عرب جمہوریہ کے درمیان جنگی قیدیوں کا تبادلہ شروع ہو گیا ہے ۔ جنگی قیدیوں کا تبادلہ معاہدہ بین الاقوامی ریڈ کراس کی کوششوں سے روز گذشتہ یہاں پر طے ہوا تھا ۔ قیدیوں کا پہلا حصہ آج روانہ ہوا ۔ ساڑھے چار ہزار قیدیوں میں ۵ جنرل بھی شامل ہیں ۔ عرب جمہوریہ بھی اسرائیلی قیدیوں کو رہا کرے گا

تہران ۱۴ر جنوری ۔ امیر کویت کا ایران کے چار دن کا دورہ ختم ہو گیا ۔ اور وہ وطن لوٹ گئے ۔ اس موقعہ پر ایک مشترکہ اعلان کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملک متفقہ طور پر اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ مقبوضہ علاقہ کو اسرائیلی فوج فوراً خالی کر دے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ فلسطین کے پناہ گزینوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے فوری کارروائی کی جائے مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ایران اور کویت کے درمیان ساحلی علاقہ پر جو جھگڑا چلا آ رہا تھا وہ اس کو ختم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں ۔

دورانِ سال کے جلسوں و تبلیغی ہفتوں کا پروگرام

سال رواں ۱۹۶۸ء میں جلسوں اور ہفتہ ہائے تبلیغ منانے کیلئے مرکز کی طرف سے مندرجہ ذیل پروگرام مرتب کیا گیا ہے ۔ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق اپنی اپنی جماعتوں میں جلسے منعقد کریں ۔ اور ہفتہ ہائے تبلیغ منانے کا اہتمام فرمائیں ۔ اور جلسوں اور تبلیغ کی کارگذاری کی رپورٹیں نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجواتے رہیں ۔

بعض شہری جماعتیں کام دوران ہفتہ ملازمت کی سہولت کی خاطر اتوار کو جلسے منعقد کرنا زیادہ مناسب خیال کرتی ہیں ۔ لہذا ایسی جماعتوں کو چاہیے کہ جلسہ کی معینہ تاریخوں کے قریب کے اتوار میں جلسے منعقد کرنے کی اجازت دی جاتی ہے ۔

۱ ۔ جلسہ یوم مصلح موعود .... ۲۰ر فروری

۲ ۔ جلسہ یوم مسیح موعود .... ۲۴ر مارچ

۳ ۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب .... ۲۲ر ستمبر

۴ ۔ جلسہ یوم خلافت .... ۲۷ر مئی

۵ ۔ جلسہ سیرۃ النبی .... ۱۱ر جون

۶ ۔ ہفتہ ہائے تبلیغ سال میں دو بار مئی اور اکتوبر کے پہلے اتوار منائے جائیں ۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بقیہ صفحہ اول

تو اس عرب شاعر کے کہنے کی طرح اس دنیا کے لوگ تو [illegible] ہوں مگر جانے والا خدا کی [illegible] دی اور اس کی رضا کی جنت میں داخل ہونے جا رہا ہو تب اُسے دائمی اور حقیقی خوشی حاصل ہوگی جس کے بعد کبھی غم اور افسردگی کا وقت نہیں آسکے گا ۔

خطبہ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور محترم صاحبزادہ صاحب اور حضرت امیر صاحب مقامی نے سب احباب سے مصافحہ کیا ۔ اور سب دوست آپس میں خوشی اور مسرت کے ساتھ عید مبارک کا تحفہ دیتے ہوئے مصافحہ اور معانقہ کرتے ہوئے اپنی اپنی رہائش گاہوں کی طرف لوٹے ۔

معذرت

محکمہ ڈاک کی طرف سے اخبار بدر کے لئے نئے سال کی رجسٹریشن ملنے میں غیر معمولی تاخیر کے سبب اپنے وقت پر پرچہ شائع نہیں ہو سکا جس کے لئے ادارہ احباب سے معذرت خواہ ہے ۔ اب منظوری آ گئی ہے اس لئے آئندہ ہر پرچہ اپنے وقت پر شائع ہو کر احباب تک پہنچ جایا کرے گا ۔ انشاء اللہ

مینجر بدر قادیان